ریفرنس نمبر:NRL 0318 تاریخ:23-06-2025

مال شرکت کو کسی دوسرے کام میں لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا تین سے چار آئٹمز میں پارٹنرشپ پر کام چل رہا ہے۔ جس میں سے ایک پیمپرز کا کام ہے جس میں میرے ساتھ تین پارٹنرز ہیں۔ اسی طرح ایک کولڈ ڈرنکس کا کام ہے، جس میں دو پارٹنرز ہیں۔ اسی طرح ایک دو اور کام ہیں جن میں بھی پارٹنرز ہیں۔ اور ان مختلف کاموں سے آنے والی آمدن کا ریکارڈ بھی میرے پاس موجود ہوتا ہے اور ہر آئٹم کا حساب کتاب اور نفع نقصان الگ الگ تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مجھے کسی ایک آئٹم مثلاً پیمپرز پر اچھا ڈسکاؤنٹ مل رہا ہوتا ہے جس کے سبب مجھے اس میں زیادہ انویسٹمنٹ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو میں اب اس مشترکہ مال (جو مختلف آئٹمز سے حاصل ہوا) میں سے پیمپرز کی خریداری میں انویسٹ کر دیتا ہوں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرا اس طرح **مختلف کاموں سے آنے والی آمدن کا کسی ایک آئٹم میں انویسٹمنٹ کرنا کیسا؟ اور اگر میں سب آئٹمز کے اپنے شرکاء سے صراحتاً اجازت لے لوں تو کیا یہ درست رہے گا؟**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

آپ نے جو تفصیل بتائی اس کے مطابق آپ کا ہر آئٹم کا کاروبار ایک جداگانہ کاروبار ہے۔ اسی لئے آپ ہر ایک کا نفع و نقصان کا حساب کتاب بھی الگ رکھتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں جب ایک آئٹم کی آمدن، دوسرے آئٹم کے کاروبار میں لگائیں گے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے

ایک کاروبار کا مال دوسرے کاروبار میں لگا دیا۔ اور یہ اس غرض سے ہوتا ہے کہ وہ رقم آپ اس کاروبار کو واپس بھی کریں گے، تو یہ قرض کی ایک صورت بنتی ہے۔ گویا آپ ایک کاروبار کی رقم بطور قرض دوسرے کاروبار میں لگاتے ہیں۔ لیکن شرعی اصول یہ ہے کہ شریک (پارٹنر) کو دوسرے شرکاء کی صریح اجازت کے بغیر مالِ شرکت میں سے قرض لینے کی اجازت نہیں اور نہ ہی ایسا کام کرنے کی اجازت ہے جس سے مال کا تلف کرنا لازم آئے، لہٰذا **پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنے شرکاء سے اجازت لیے بغیر اس طرح ایک کاروبار کا مال دوسرے کاروبار میں صرف کرنا، جائز نہیں۔**

البتہ اگر آپ سب آئٹمز کے اپنے شرکاء سے صراحتاً اس طرح کرنے کی اجازت لے لیں تو پھر آپ کا اس طرح کرنا درست ہو جائے گا۔ لیکن کس کاروبار کی کتنی رقم قرض کے طور پر دوسرے کاروبار میں صرف ہوئی، اس کا حساب کتاب رکھنا اور پھر واپس اسی کاروبار میں اتنی رقم ڈالنا آپ کی ذمہ داری ہو گی۔

درر الحکام، تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: واللفظ للتنویر" ولا یجوز لهما فی عنان ومفاوضة ۔۔۔الهبة ۔۔۔ولا القرض الا باذن شریکه اذنا صریحا فیه۔۔۔ وکذا کل ما کان اتلافا للمال "یعنی: شریکِ عنان ومفاوضہ کیلئے بغیر دوسرے شریک کی صریح اجازت کے ہبہ، قرض دینا جائز نہیں اور نہ ہی ہر وہ کام جائز ہے کہ جس میں مال کو تلف کرنا پایا جائے۔ ملتقطا

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الشرکۃ، جلد4، صفحہ318، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قوله: ولا القرض ای الاقراض فی ظاهر الروایة "یعنی: صاحب تنویر الابصار کا قول "ولا القرض" سے مراد کسی کو مالِ شرکت میں سے قرضہ دینا جائز نہیں ظاہر الروایۃ کے مطابق۔

(ردالمحتار، کتاب الشرکۃ، جلد4، صفحہ318، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

قرض کی تعریف کے متعلق النھایہ فی شرح الھدایہ اور تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: واللفظ للآخر" القرض (ھو) لغة: ما تعطيه لتتقاضاه، وشرعا: ما تعطيه من مثلي لتتقاضاه" یعنی: لغت میں قرض: وہ چیز ہے جو کسی کو دی جائے تاکہ بعد میں واپسی کا تقاضا کیا جاسکے اور شرعاً: قرض اس معاہدے کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کو ایسی چیز دیتا ہے جو مثلی ہو، تاکہ وہ بعد میں ویسی ہی چیز اس سے واپس لینے کا مطالبہ کر سکے۔

(تنویر الابصار مع در مختار، فصل فی القرض، جلد 5، صفحہ 161، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلی حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: " بزازیہ وبحر الرائق وردالمحتار و تنویر الابصار و سراج وہاج وغیرہ میں ہے: الھبة والقرض وما كان اتلافا للمال اوتمليكا من غير عوض فانه لا يجوز مالم يصرح به نصا اھ اقول: هذا افادون فی شریکی العنان والمفاوضة مع ان كلا منهما وكيل عن صاحبه وماذون التصرف فی المال من جانبه " یعنی: ہبہ اور قرض اور جس صورت میں مال کو تلف کرنا یا بغیر عوض کے مالک بنانا پایا جائے ان صورتوں میں جب تک صراحتاً تصرف کی اجازت نہ دی گئی ہو ان میں تصرف کرنا، جائز نہیں اھ، میں کہتا ہوں یہ ممانعت شرکت عنان ومفاوضہ میں ہے باوجودیکہ ان میں ہر ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے تصرف کی اجازت ہوتی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 344، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو رقم میں امین ہو وہ صاحبِ مال کی اجازت سے بطور قرض تصرف کر سکتا ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلی حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے مدرسے کے چندے میں تصرف کرنے کے متعلق سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: " زر امانت میں اس کو تصرف حرام ہے۔۔۔ اگر کرے گا امین نہ رہے گا اور تاوان دینا آئے

گا۔۔ہاں چندہ دہندہ اجازت دے جائیں تو حرج نہیں، اس حالت میں جب سیٹھ تصرف کرے گا روپیہ امانت سے نکل کر اس پر قرض ہو جائے گا جو عند الطلب دینا آئے گا اگرچہ کوئی میعاد مقرر کردی ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ166، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

25ذو الحجۃ الحرام1446ھ/23جون2025ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

Islamic Economics Centre (Lahore)

الحمدللہ! اب آپ مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور) کے ذریعے ماہر و مستند مفتیان کرام سے آفس میں تشریف لا کر یا آن لائن میٹنگ شیڈول کر کے اپنے کاروباری معاہدات (کاروبار، پارٹنر شپ، انویسٹمنٹ، مارکیٹنگ وغیرہ) کی شرعی راہنمائی (Sharia Guidance) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

Admin No:0300-0113931 نوٹ: اس فون نمبر پر سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔

LOCATION

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور)(Islamic Economics Centre (Lahore)) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کی آفیشل ویب سائٹ www.fatwaqa.com سے کی جا سکتی ہے

ایڈریس: 171، E-1 بلاک، فیضان نوری رضوی مسجد، جوہر ٹاون، لاہور
ای میل: iec.lhr@daruliftaahlesunnat.net